سماجی لسانیات :ایک تعارف

Sociolinguistics: An Introduction

ڈاکٹر عبد الستار ملک [i]

Abstract:

Due to the changes in the structure of languages and their sounds, enormous results have been achieved in the fields of social sciences, namely, anthropology, sociology, psychology, history and philosophy, and the branch of linguistics that deals with the relationship between language and society studies; It is called sociolinguistics. This branch of linguistics also deals with the language and linguistic mix of different sections of the society and discusses the determination of the official language and the ways of its development and survival.

Keywords: Sociolinguistics, Protolanguage, Dead Language, Metaphor, Pidgin, And Creole.

زبانوں کی ساخت اور ان کی اصوات میں ہونے والی تبدیلیوں کے باعث سماجی علوم یعنی بشریات ، عمرانیات ، نفسیات ، تاریخ اور فلسفہ کے میدانوں میں بے پناہ نتائج حاصل کیے گئے ہیں اور لسانیات کی وہ شاخ جو زبان اور سماج کے باہمی رشتوں کے تعلق کا مطالعہ کرتی ہے ؛ سماجی لسانیات کہلاتی ہے ۔ لسانیات کی یہ شاخ سماج کے مختلف طبقات کی زبان اور لسانیاتی اختلاط سے بھی بحث کرتی ہے اور سرکاری زبان کے تعین اور اس کی ترقی و بقا کے طریقوں سے بحث کرتی ہے ۔

کلیدی الفاظ: سماجی لسانیات ،پروٹو زبان ،مردہ زبان ،مستعاریت ،پجن اور کریول ۔

سماجی لسانیات (Socio Linguistics)

سماجی لسانیات میں زبان کا مطالعہ سماج کے تناظر میں کیا جاتا ہے۔ اس شاخ میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ سماجی عناصر جیسے جنس، نسل، عمر یا سماجی طبقہ زبان پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔

جیراڈ وان ہرک کے مطابق:

The scientific study of relationship between language and society. [1]

سماجی لسانیات معاشرے میں زبان کا مطالعہ ہے۔ سماجی لسانیات ایک تجزیاتی تنظیم (Empirical Discipline) ہے۔ سماجی ماہرین لسانیات اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ ہم مختلف سماجی تناظر میں مختلف طریقوں سے کیوں بولتے ہیں ؟ سماجی ماہرین لسانیات کے نزدیک زبان ایک ذہنی نہیں بلکہ ایک ثقافتی اور سیاسی رجحان ہے۔ یہ زبان کے استعمال پر معاشرتی عوامل جیسے ثقافتی اصول، ذات، معاشرتی درجہ بندی، معیشت وغیرہ کے اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

---

[i] لیکچرار ، شعبۂ اردو ، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی ، اسلام آباد ۔

۱۹۶۰ء میں زبان اور معاشرے کے تعلق پر سنجیدہ مباحث کا آغاز ہوا۔ سماجی لسانیات کی اصطلاح سب سے پہلے کیمرج کے ماہرِ علم بشریات طامس ہوڈسن (Thomas Hodson) نے ۱۹۳۹ء میں متعارف کرائی۔[۲]

انیس سو ساٹھ کی دہائی میں زبان اور معاشرے پر سنجیدہ مباحث کا آغاز ہوا۔ ولیم لیبو (William Labov)، باسل مرنسٹین، ڈیل ہائمر، جان گمپرز، جوشوا فش مین اور چارلس فرگومن اس کے بنیاد گزاروں میں شامل ہیں۔ اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ مائیکرو سماجی لسانیات:(Micro Socio Linguistics)

اس سے مراد لسانیات کی عمودی یا افقی انداز میں تحقیق ہے، جو اکثر بولی اور اسلوبیاتی تغیر پر مرکوز ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ لسانی رجحان کی کھوج کرتی ہے جیسے کہ بولیوں کے درمیان صوتی فرق یا مرد اور عورت کی گفتگو کا فرق، یہ سادہ سماجی لسانیات کہلاتی ہے۔ یہ تفصیلی طور پر فرد کے زبانی اظہار کا مطالعہ کرتی ہے۔

۲۔ میکرو سماجی لسانیات:(Macro Socio Linguistics)

اس میں پورے لسانی گروہ (Speech Community) کے طرز عمل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً سماجی شناخت زبان کے انتخاب کو کیسے متاثر کرتی ہے؟ اسے زبان کی سماجیات کہا جاتا ہے۔ یہ وسیع پیمانے پر زبان اور سماجیات کے درمیان تعلق کا مطالعہ کرتی ہے۔ اس قسم کے مطالعے میں زبان کا Data کارآمد ہوتا ہے۔ جیسے کوئی شخص کہاں سے ہے؟ وہ دیہات میں ہے یا شہر میں؟ عمر اور جنس، افراد خاندان، کس قسم کی رہائش گاہوں میں رہائش پذیر، تعلیم کا معیار، کام کی قسم، کیا ہجرت کی ہے؟ اگر ہجرت کی ہے تو کہاں سے اور کب؟ زبان جو وہ اپنے گھر میں استعمال کرتے ہیں، انفرادی طور پر زبان کے استعمال کی تفصیلات اور مختلف زبانوں کے بولنے والے ذولسانی سماج کا مطالعہ۔

زبان کا تنوع:(Varieties of Language)

بولنے کے بہت سے طریقے ہیں اور بولنے کا ہر طریقہ ایک تنوع ہے۔ مثلاً مختلف لہجے اور بولیاں، اس طرح کی تفریق کی بنیاد سماجی، تاریخی، مقامی یا ان سب کا مجموعہ ہو سکتی ہے۔ مراد یہ کہ کسی بھی زبان

میں تنوع اور تغیر کی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر:

(الف) صارفین (Users): جب ہم صارفین کی بنیاد پر زبان کے تغیرات پر توجہ دیتے ہیں تب بولیاں اور لہجے جیسی مثالیں ملتی ہیں۔

(ب) استعمال (Use): جب ہم استعمال کی بنیاد پر زبان کے تغیرات پر توجہ دیتے ہیں تو رجسٹر (زبان کا مخصوص استعمال) جیسی مثالیں ملتی ہیں۔

(ج) سماجی تعلقات (Social Relations) سماجی تعلقات کی بنیاد پر متکلمین (Speakers) کے درمیان زبان کے تغیرات کا جائزہ لیتے ہیں تو مخصوص طبقاتی بولی جیسی مثالیں سامنے آتی ہیں۔ مثلاً حکمرانوں کی بولی، مزدوروں کی بولی۔

سماجی لسانیات کی چند اصطلاحات کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

پروٹو زبان:(Proto Language)

کسی زبان کی اولین یا قدیم ترین صورت کو کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہ اصل قدیمی زبان ہے، جس سے موجودہ زبانوں کے دھارے نکلے ہیں۔ یہ مورث اعلیٰ زبان بھی کہلاتی ہے۔ یہ کسی خاندان یا اسٹاک کی ابتدائی شکل ہوتی ہے۔ اسے تاریخی و تقابلی طریقوں سے دریافت کیا جاتا ہے۔ اس کی بہترین مثال پروٹو ہندیورپی ہے، جس سے یونانی، لاطینی، اوستا اور ویدک زبانیں نکلیں۔

زبانوں کا جتھا/سٹاک:(Stock)

زبان کے اوپر لسانی خاندان ہوتا ہے۔ یہ ان کئی زبانوں پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک مشترک مورث اعلیٰ سے نکلتی ہیں۔ ایسے کئی خاندان مل کر ایک اسٹاک کہلاتے ہیں۔ اسٹاک اکثر قبل ت از تاریخ دور میں ہوتا ہے۔ یہ خاندانی شجرہ بندی کی آخری حد ہوتا ہے۔ مثلاً ہندیورپی ایک اسٹاک ہے جس میں یونانی، اطالوی، کیلٹک، ہند آریائی اور بعض دوسرے خاندان ہیں۔

مردہ زبان:(Dead Language)

ایسی زبان جس کا استعمال عوام میں متروک ہو چکا ہو اور جسے کوئی بھی مادری زبان کے طور پر نہ بولتا ہو۔ مردہ زبان کہلاتی ہے۔ زبانیں عموماً دو وجوہات کی بنا پر مردہ ہو جاتی ہیں۔

ا۔ زبانیں تقریری روپ سے زیادہ کنارہ کشی اور لغت و قواعد کے زیادہ احترام کے باعث۔ جیسے عبرانی اور

سنسکرت۔

۲۔ بولنے والوں کی تعداد کم ہو جانے سے۔ جیسے پاکستان کے شمالی علاقے کی کچھ زبانیں۔

لسانی علاقہ (Speech Area) اور لسانی گروہ:(Speech Community)

وہ علاقہ جس میں بولی جانے والی کوئی زبان یا بولی گردونواح کے علاقے میں مسلمہ معیار سمجھی جاتی ہے۔

لسانی گروہ سے مراد ایک جیسی زبان بولنے والے لوگوں کا ایسا گروہ ہے جو بول چال کی خصوصیات اور ابلاغ میں مشترک ہوں۔

مستعاریت:(Borrowing)

مستعاریت سے مراد کسی زبان میں غیر ملکی الفاظ کو شامل کرنا ہے۔ جب کسی تصور کے لیے کوئی لفظ مقامی زبان میں دستیاب نہیں تو ہم غیر ملکی الفاظ مستعار لیتے ہیں۔ جیسے اردو میں کمپیوٹر، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن، ریڈیو وغیرہ۔ جس زبان سے الفاظ مستعار لیے جاتے ہیں اسے عطیہ کی زبان (Donor Language) اور جو زبان الفاظ مستعار لیتی ہے اسے وصول کنندہ کی زبان (Recipient Language) کہتے ہیں۔ اردو میں اس سے ملتی جلتی اصطلاح دخیل الفاظ بھی ہے۔ تاہم دخیل اور مستعار الفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ دخیل الفاظ سے مراد ایسے الفاظ ہیں جو براہ راست ایک زبان سے دوسری زبان میں تبدیلی کیے بغیر لیے جاتے ہیں، جب کہ مستعار الفاظ میں مقامی مزاج کے مطابق ترمیم کر لی جاتی ہے۔ تاہم عموماً مستعاریت سے مراد دوسری زبان سے لیے ہوئے الفاظ ہیں؛ چاہے وہ ترمیم شدہ حالت میں ہوں یا اصلی حالت میں۔

دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں مستعار الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اردو میں عربی فارسی اور دوسری زبانوں کے مستعار الفاظ کثرت سے ملتے ہیں۔

کوڈمکسنگ (Code-mixing) اور کوڈ سوئچنگ:(Code Switching)

دو یا دو سے زیادہ زبانوں کے متبادل الفاظ کو کوڈمکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کہا جاتا ہے۔ اس اصطلاح کو بعض اوقات لینگویج سوئچنگ یا صرف سوئچنگ بھی کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت حال ذولسانی (Bilingual)

افراد کی گفتگو کے دوران پیدا ہو سکتی ہے۔

اگر بولنے والا آدھا جملہ یا چند الفاظ ایک زبان مین ادا کرے اور بقیہ دوسری زبان میں تو اسے کوڈ مکسنگ (خلطِ زباں) کہتے ہیں۔ مثلاً "میں کب سے تمھارا Wait کر رہا ہوں۔"

کوڈ سوئچنگ (تبدیلیٔ زباں) سے مراد ایک ذولسانی شخص کا وہ رویہ ہے جب وہ لاشعوری طور پر ایک کوڈ کو بولتے ہوئے دوسرے کوڈ میں منتقل ہو جائے۔ یعنی بولنے والا ایک زبان بولتے ہوئے ساری گفتگو دوسری زبان میں کرنے لگے۔ مثال کے طور پر تم کل کہاں تھے۔We missed you very much۔

کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کی متعدد وجوہات ہیں۔

۱۔ جب بولنے والا ایک زبان پر پوری قدرت نہ رکھتا ہو اور اسے اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کے لیے مجبوراً دوسری زبان کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

۲۔ مخصوص علاقے یا مخصوص لسانی گروہ سے ذہنی ہم آہنگی کے لیے۔

۳۔ کسی خاص طرزِ عمل یا روے کے سبب مثلاً غصہ، دوستانہ اور مزاحیہ طرزِ عمل کے اظہار کے لیے۔

بعض اوقات کوڈ مکسنگ یا کوڈ سوئچنگ لسانی ماحول اور لسانی عادات کے زیرِ اثر لاشعوری طور پر بھی ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں کچھ لوگ نفسیاتی رعب ڈالنے کے لیے بھی اردو میں انگریزی کی ملاوٹ کرتے ہیں۔

لسانی ثنویت یا ڈائگلوسیا:(Diglossia)

لفظ ڈائگلوسیا(Diglossia) میں Di (ڈائی) یونانی زبان کا لفظ ہے، جس کا معنی ہے 'دو'۔ لسانی ثنویت ایسی صورتِ حال کو کہتے ہیں، جب دورانِ کلام بیک وقت دو زبانیں بولی جاتی ہوں۔ سماجی لسانیات میں لسانی ثنویت ایک اہم تصور ہے۔ بنیادی طور پر لسانی ثنویت دنیا کی ہر زبان میں پائی جاتی ہے۔ معاشرے میں اقتصادی اور تعلیمی تفریق لسانی ثنویت میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔ جن معاشروں میں شرح خواندگی زیادہ ہوتی ہے ان میں لسانی ثنویت کسی معاشرتی تفریق کا باعث نہیں بنتی۔ مثال کے طور پر انگلستان اور جاپان کے کئی معاشرے۔

مثال کے طور پر ہم ہندوستان کے صوبہ بہار کے لوگوں کی مادری زبان اردو ہے لیکن ان کی

بول چال کی گفتگو اور اخبار اور کتابوں کی زبان میں حیرت انگیز طور پر فرق ہے۔ اسی طرح سوئٹزرلینڈ میں جرمن زبان بولی جاتی ہے لیکن وہاں جرمن زبان کی دو بولیاں رائج ایک معیاری جرمن ہے اور دوسری سوئیس جرمن۔ اسی طرح گلی محلے میں بول چال کی زبان استعمال ہوتی ہے۔ جب کہ روایتی زبان تحریر و تقریر اور دفاتر میں استعمال ہوتی ہے۔ ایسی صورتِ حال میں ایک زبان کو اعلیٰ سمجھا جاتا ہے اور اسے رسمی طور پر (مثلاً خطبات، اور تحریر و تقریر میں) استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ دوسری زبان کو پست خیال کیا جاتا ہے اور اسے روزمرہ گفتگو اور غیر رسمی موقعوں پر بولا جاتا ہے۔[۳]

ٹرائگلوسیا:(Triglossia)

لفظ ٹرائگلوسیا(Triglossia) میں Tri یونانی زبان کا لفظ ہے، جس کا مفہوم ہے 'تین'۔ بعض اوقات اس معاشرے میں دو کی بجائے تین زبانیں بیک وقت مروج ہوتی ہیں اور ان کی حیثیت اور سماجی مرتبہ ان کے استعمال کے لحاظ سے اعلیٰ یا پست تصور ہوتا ہے اس صورتحال کو ٹرائگلوسیا کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر تیونس میں فرانسیسی، کلاسیکی عربی اور روزمرہ عربی کا استعمال ہے۔ اس میں فرانسیسی اور کلاسیکی عربی کو اعلیٰ اور مقامی نوعیت کی عربی کو پست سمجھا جاتا ہے۔[۴]

ملواں زبان یا پجن (Pidgin) اور کریول:(Creole)

اوکسفرڈ ڈکشنری کے مطابق لفظ پجن دراصل انگریزی کے لفظ بزنس (Business) کا چینی میں بگاڑ ہے، یعنی کاروبار، تجارت، بیوپار، پیشہ یا معاملہ[۵] پجن ایک رابطہ زبان ہے جو ناقابل فہم زبانیں بولنے والوں کے درمیان معاشی یا معاشرتی ضروریات کے بحث معرض وجود میں آتی ہے۔ اسے تجارتی زبان بھی کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ اکثر اوقات دو کمیونٹیز کے رابطے کی وجہ تجارت ہوتی ہے۔ اگرچہ پجن کا ذخیرہ الفاظ عام طور پر غالب زبان پر منحصر ہوتا ہے لیکن یہ غالب اور ماتحت زبان میں توازن برقرار رکھتی ہے۔ پجن میں دوسری زبانوں کی طرح مقامی بولنے والے نہیں ہوتے۔ پجن میں صوتیے اور ذخیرۂ الفاظ محدود ہوتا ہے اور قواعد کا نظام بھی مضبوط نہیں ہوتا۔

پجن زبان عام طور پر رابطے میں آنے والی دو زبانوں میں سے قواعد اور ذخیرہ الفاظ میں ایک زبان پر زیادہ انحصار کرتی ہے۔ اس کی مثال افریقہ میں ملتی ہے جہاں مغربی زبانوں نے مقامی زبانوں کے

ISSN:2708-5724, E-ISSN:2708-5732

ساتھ مل کر پجن بنالی۔ پجن زبان نو آبادیات میں ملتی ہیں جہاں استعماری قوتوں نے نو آبادیات قائم کی۔ پجن ضرورت کے مطابق ایک سادہ سی زبان ہوتی ہے، جس کا مقصد تجارت یا روز مرہ کے معاملات کو نبٹانا ہوتا ہے۔ پجن باہر سے آنے والی یا مقامی سطح کی دو یا دو سے زیادہ زبانوں کے اختلاط سے وجود میں آتا ہے۔ ان زبانوں کو ہنگامی یا عارضی سمجھا جاسکتا ہے۔

پجن زبانوں کا سرمایہ مخصوص، کلمات قلیل اور محدود ہوتے ہیں۔ قواعدی ساخت بھی واجبی اور محدود سی ہوتی ہے، ان کے مناصب یا تفاعل بھی گنتی کے ہوتے ہیں۔ جن زبانوں کی اساس پر ان کی تشکیل ہوتی ہے، ان کے سامنے معمولی اور مسخ نظر آتی ہیں۔ اگرچہ کسی کی مادری زبان نہیں ہوتی لیکن تاہم لاکھوں افراد کے درمیان لسانی ابلاغ کا ذریعہ بنتی ہیں اور زبان کے تغیرات سے دلچسپی رکھنے والوں کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہیں۔

کریول:Creole

کریول لاطینی کے لفظ Crear سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے تخلیق۔ یہی لفظ مختلف زبانوں میں ذرا سے مختلف تلفظ اور املا کے ساتھ رائج ہوئے اور اس کا مطلب ہوا ملازم یا غلام جس کی گھر میں پرورش ہوئی ہو۔ اس کا ایک مفہوم ''افریقی غلام جو برازیل میں پیدا ہوا ہو'' ہے۔[۶]

اردو میں اس کے لیے کرخنداری زبان کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ کاروباری یا رابطے کی ایسی زبان جو معاشی، معاشرتی یا سیاسی طور پر محکوم گروہوں میں روز مرہ گفتگو کی زبان بن گئی ہو۔ جس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس نو آبادیاتی زبان کو جس سے یہ نکلتی ہے، صرفی اعتبار سے انتہائی سادہ بنا دیتی ہے۔

کریول وہ زبان ہے جو پجن سے وجود پذیر ہوتی ہے۔ اس کو مقامی بولنے والا کوئی نہیں ہوتا لیکن پجن کے بولنے والوں کے بچے سیکھ لیتے ہیں اور کسی گروہ یا برادری کی زبانِ اول بن جاتی ہے۔ دنیا میں آج ایک سو کے قریب پجن اور کریول زبانیں بولی جاتی ہیں جن کی بنیاد بالعموم ہسپانوی، ولندیزی، فرانسیسی، انگریزی اور پرتگالی ہیں۔[۷]

سلینگ:(Slang)

سلینگ کی اصطلاح غیر رسمی الفاظ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ انھیں سوقیانہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ

لڑکوں یا چھوٹے طبقوں میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اس کی خصوصیت غیر ثقہ ہونا ہے۔ ان میں سے کچھ باہر کی زبانوں سے مستعار ہوتے ہیں بقیہ انوکھے انداز میں معنی بدل کر بنا لیے جاتے ہیں۔۔ سلینگ کو معیاری زبان کا حصہ نہیں مانا جاتا اور رسمی صورت حال میں اس کا استعمال معیوب سمجھا جاتا ہے۔ تاہم سلینگ کے لیے غیر رسمی ہونا ضروری نہیں کیوں کہ سلینگ عوامی چیز ہے اور عوام سے ہی اٹھتا ہے۔ سلینگ استہزائیہ بھی ہو سکتا ہے اور فحش بھی۔ بہت سے عریاں محاورے انھیں کے ذیل میں آتے ہیں۔ سلینگ بسا اوقات پرانے لفظوں کو نئے معانی دیتا ہے۔ مثلاً شاپر (بے وقف آدمی)، ٹیکسی (طوائف)، چیتا (کسی کام میں تیز)، جہاز (نشئی)، سوفٹ ویر اپ ڈیٹ کرنا وغیرہ۔ سلینگ کا ایک خاص پس منظر ہوتا ہے اور دائرہ خاصا محدود بھی ہو سکتا ہے۔ سلینگ کا تعلق عمر سے بھی ہوتا ہے اور طبقوں سے بھی۔ مثلاً مغرب میں نوجوانوں کے ہاں خاص سلینگ (ذخیرہ الفاظ) استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح دفتری سلینگ، ورک شاپ کے سلینگ وغیرہ۔ اکثر سلینگ کی زندگی مختصر ہوتی ہے اور وقت کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً جنگِ عظیم کے دوران سلینگ کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ وجود میں آیا، جو جس کی کثرت مستعمل نہیں ہے اور وہ انگریزی سلینگ کی پرانی لغات تک محدود ہے۔ اردو میں دو سلینگ لغات دستیاب ہیں۔ اولین اردو سلینگ لغت از ڈاکٹر رؤف پاریکھ اور اردو سلینگ کی لغت از قاسم یعقوب۔ اگرچہ رسمی حالت میں سلینگ کا استعمال معیوب سمجھا جاتا ہے، لیکن کچھ سلینگ عوامی بول چال سے اٹھ کر تحریر میں شامل ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ معیاری زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اس کی کچھ تفصیل ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اپنی تصنیف میں دی ہے۔

مخصوص طبقاتی بولی/رجسٹر:(Register)

رجسٹر کی اصطلاح سماجی لسانیات اور اسلوبیات میں استعمال ہوتی ہے۔ رجسٹر سے مراد زبان کی وہ نوع (Variety) ہے جو خاص صورت حال میں استعمال ہوتی ہے۔[۸] جیسے قانونی رجسٹر یا وکلا کی زبان، صحافتی رجسٹر یا صحافیوں کی زبان۔ اسی طرح سائنسی رجسٹر، ادبی رجسٹر وغیرہ۔ مثلاً کمپیوٹری رجسٹر (کمپیوٹر کی زبان) میں نیٹ ورکنگ کا معنی دہشت گردی کی نیٹ ورکنگ سے مختلف ہے۔

اگر کسی زبان میں تنوع طبقوں اور پیشوں کی بنیاد پر ہو تو اسے طبقاتی بولی کہتے ہیں۔ جہاں تک اردو کی سماجی بولیوں کا تعلق ہے وہ نسلی امتیازات، طبقاتی تفریق اور پیشوں کے علاوہ دوسری سماجی نوعیتوں مثلاً

تعلیم، عمر جنس وغیرہ سے جڑی ہوتی ہیں۔ اس اعتبار سے اردو کی لسانی ساخت کی جو بدلی ہوئی شکلیں سامنے آتی ہیں، انھیں سماجی بولیوں کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جیسے مزدوروں کی زبان، اعلیٰ طبقے کے مہذب لوگوں کی زبان، ناخواندہ لوگوں کی زبان، کم تعلیم یافتہ طبقے کی زبان وغیرہ۔ اسی لیے ہم سماجی دباؤ کی وجہ سے اپنے تسلیم شدہ معیار سے ہٹی ہوئی اردو کو کرخنداری کے نام سے پکارتے ہیں۔ زبان کی اس بدلی ہوئی شکل کو سماجی بولی کہیں گے۔ زبان کی ایک قسم اس کے بولنے والوں کے پیشوں سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ یونیورسٹیوں میں پڑھنے یا پڑھانے والوں کی زبان تجارت پیشہ لوگوں سے الگ ہوتی ہے۔ جو زبان ہم ڈاکٹروں کو بولتے ہوئے سنتے ہیں، وہ وکالت کا پیشہ اختیار کرنے والے استعمال نہیں کرتے۔

خفیہ زبانیں:(Cant/Argot)

کسی خاص طبقے کی بولی جسے اس گروہ یا طبقے کے علاوہ کوئی اور نہ سمجھ سکے۔ اسے چور بولی بھی کہتے ہیں۔ یہ مصنوعی طریقے سے بنائی گئی زبانیں ہوتی ہیں۔ یہ پوری زبانیں نہیں ہوتیں بلکہ مخصوص محاورے یا علامتی اظہار ہوتے ہیں جن کی واحد غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کو برتنے والے حلقے کے باہر انھیں کوئی نہ سمجھ سکے۔ گویا یہ ایک خفیہ کوڈ ہے جسے جرائم پیشہ افراد یا حساس اور خفیہ ادارے پیغامات کی ترسیل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

حوالہ جات:

1. Garard Van Herk, *What is Sociolinguistics?* (WILWY Blackwell: John Wiley & sons Ltd, 2012),10.
2. John Edward, *Sociolinguistics: A very short Introduction* (New York: Oxford University Press, 2013), 4.

۳۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:

David Crystal, *The penguin Dictionary of Language* (London: Penguin Books,1999).

4. Ibid.
5. *Concise Oxford English Dictionary*,2006.
6. Darrell t. Tryon et al, *Pacific Pidgins and Creoles: Origins, Growth and Development* (Berlin: moten de groter, 2004),7-16.
7. Ibid, 6.
8. David Crystal, *The penguin Dictionary of Language* (London: Penguin Books,1999), 224.